رجسٹرڈ [illegible]

نور افشاں

حقیقی نور جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء	نمبر ۴۲

نئی کتابیں

ہندوستان کے سکول۔ مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادوں کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیے پر تاثیر بچوں کو تعلیم دینے میں پُر مفید آٹھ قیمت ۴ روپیہ ۔

صحت جسمی۔ مِن تصنیف قاضی پیر محمد گوجھی۔ فارسی اردو قیمت ۱۲۔ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے ۔

انجیل برنباس۔ مِن تصنیف عبدالاحد انکا ترجمہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی پادری بکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی ۔ اِس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیے جاتے ہیں قیمت ۱ر ۔

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اردو اور رومن بھی چھاپی گئی قیمت ۴ر اُردو ۴ر اور ۱۲ر ۔

یہہ کتاب نہایت ضروری۔ ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے۔ مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے ۔

خاندانی فرائض۔ ۱۰۰ صفحے قیمت اردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۸ر اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور ہمارے آبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی ۔

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ۔ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہے ۔

ویدک شاستر کی قیمت رومن اُردو ۸ر ۔

ویدوں کی اصل۔ فارسی اردو قیمت ۱ر ۔

ذات وچار۔ فارسی اردو قیمت ۸ر ۔

جنرل گارڈنیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر ۔

دائی گری۔ مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو ۴ر۔ فارسی اردو ۴ر ۔

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے۔ ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیے ۔

ہدایت تیمارداران۔ یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لیے مددگار ہووے۔ لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لیے سندی کتاب ہے۔ ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۸ر ۔

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

بلقانی ریاستوں کے حرفداروں نے کوشش کی کہ ٹرکی سے جنگ سے قبل ہی صلح کر لی جائے۔

ٹرکی و بلقان کے جنگ سے روکنے کی تدابیر کا مرکز پیرس اس میں قائم کیا گیا ہے۔

انگلستان کی رائے ہے کہ ٹرکی کے ساتھ امتثال کا برتاؤ کیا جائے۔ بعض نہیں ثبوت طلب ہی ہے۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ اب حال یا دین یادو میں ٹرکی کی دفتروں میں مصدقہ اطلاعیں کی جائیں۔

بلغاریہ پارلیمنٹ میں دول کے خاص اخراجات کا مسودہ بالاتفاق پاس کیا گیا جوش جاری۔

تمام دنیا میں دولتیں مستقلاً ساہوکاری کیا کہ سرکشیں برٹش نے ٹرکی کی حمایت کا شہرت دیا ہے۔

دربار قسطنطنیہ کے تمام مقام مانٹی نیگرو نے کہ اب حال کو خبر دی کہ مانٹی نیگرو نے حکم جنگ دے دیا ہے۔

قبوار کردی میں بیر رولی سخت ہوتی ہے سرحد مانٹی نیگرو کے مقام ترزی پر بمباری کی گئی۔

اس مقام پر ترکوں کے کمانڈین سلطنت قدیما لیمنوی سے مقابلہ کیا۔ ہم سوں سے حوالہ چکا تھا۔

مانٹی نیگرو نے بچے تمام مقام سے بخشا کہ کوکسی بھی کی تقابل سے ہٹ آئے۔ تسعقات القلد۔

اس طرح مسلح جنگیں کہ ترکی کی مقام کرادیدی کا پتہ نا کر اپنے بیمار سے سلطنت کر دیا ہے۔

مقام ترزی پر لڑائی ہو رہی ہے۔ یہ کشتی میں اعلان جنگ کی خبر سے کو تمیز سی جاری تھی۔

بعض کی خبر لندن کے تاریخ سے کر ادم کار جنگ کا پہنچا ہے اور وقت ہو گیا۔ نہیں تھا۔

مجروحان جنگ کے لئے روس کی کراس سوسائٹی سے نرسیں بستر عیسائی مجروحوں کے لئے بھیجے ہیں۔

ان کے ساتھ سات ڈاکٹر اور دو نرسیں بھی روانہ کیں۔

سابیہ جنگ کی مدد بھی پہنچ رہی ہے۔

بلگریڈ کی خبر ہے کہ پارلیمنٹ سرویہ نے لڑائی کے لئے تین کروڑ پچاس لاکھ فرانک منظور کیا ہے۔

معاملات بلقان کے متعلق تازہ خبریں مشتہر ہوئی ہیں۔ خبر حلقوں میں یہ سنسنی خیز خبر مشہور ہے کہ سرویا و بلغاریہ نے ٹرکی کو ایک متحدہ نوٹ بھیجا جس میں مقدونیہ کی خود مختاری کا مطالبہ کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ بصورت نا قابل اطمینان جواب کے اعلان جنگ کر دیا جائیگا۔

ریاست ہائے بلقان کے باہمی معاہدہ کے لحاظ سے براہ خشکی و تری یونانی افواج کی آمد کی اس وجہ سے مکرر یاد کرائی اپنے خانگی تنازعات سے بچنے کے لئے اپنے ہمسایوں پر حملہ کیا جائیگا۔

چونکہ یہ حال سرویات اور صلح پسندی کرانے پر منحصر ہے۔ اس لئے سرویا کی سلطنت نے ایک الٹی میٹم دیکر اس سامان جنگ کی بحالی کا مطالبہ کیا ہے جو ٹرکی نے روک لیا ہے اس کو مال گئے کے سرویا فورا واپس کر دیا جائے یونانی جہاز سے والے تمام جہازات ترکی بندروں سے واپس جانے لگے ہیں۔

بلغاریہ دو مسلمین نے اشتکی افواج نے جنگ کا سامان پیدا کر لیا ہے۔ بادشاہ نے جنگی کونسل طلب کی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ کونسل اشتکی افواج کا فیصلہ کر لے گی۔

ٹرکی وزارت نے سرویا کے الٹی میٹم کو مسترد کر دیا ہے جس میں سامان جنگ کی واگذاری کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ سامان روکا گیا۔ بلغاریہ نے پیرس میں ... ملین فرانک قرضہ لینا چاہا تھا۔ لیکن وہ ملین ہی نہ ملے کیونکہ فرانسیسی گورنمنٹ نے گورنمنٹ کے مشورہ سے قرضہ دینے سے انکار کر دیا۔

بلغاریہ و سرویہ نے آمد و رفت ریلوے کا تمام سلسلہ ٹرکی کی سمت بند کر دیا ہے۔ قسطنطنیہ سے جانے والے جن مسافروں نے آخری ٹرین سے جس کو گذرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ سفر کیا ہے۔ مصطفے پاشا کے سرحدی سٹیشن پر تیز نالیوں کی آوازیں سنائی دیں۔

اخبار کی بہار

دہلی میں ہیضہ کی کئی ایک وارداتیں ہوئی ہیں اور بمبئی کی تمام سے اس مرض کے دور ہونے کی خبریں آئی ہیں

مسٹر ہنری دست جو تمباکو کی جائداد والے ہیں کہ جن کی جائداد ہزار ہا پونڈ بتائی جاتی ہے۔ بعمر ۸۰ برس کے [illegible] مر گئے ہیں۔

ملازمین ریلوے جات اسپین نے اپنے گروہ کے لوگوں کی رہائش چھٹنے کے بعد عام ہڑتال کا اعلان دیا ہے۔

ٹوکیو سے خبر آئی ہے کہ جاپان میں ایک بڑا بھاری طوفان آیا جس کی شدت سے شہر ٹوکیو بالکل برباد ہو گیا اور شاید اب کوئی پچاس برس تک وہ اپنی پرانی حالت پر نہیں آ سکتا۔ زور کی شدت شہر گیفو میں سب سے زیادہ تھی۔ وہاں کی سب عمارتیں کچھ نہ کچھ خراب ہو گئیں۔ اوساکا، گیفو اور ناگویا میں ہزاروں آدمی بے مکان ہیں۔ جیسے دو دن تک جاری رہا ہے۔ کئی کروڑ روپیہ کا نقصان ہوا ہے۔ اور اوساکا کا تو کچھ شمار ہی نہیں۔ ایک عمارت شہر ناگویا میں جو کہ ایک ہزار برس کی پرانی تھی۔ اور جسکو لوگ خیال کرتے تھے کہ بڑی مضبوط ہے۔ مثل کاغذ کے مکان کے گر گئی۔ اس سے خیال کیا جا سکتا ہے کہ زلزلہ کتنا سخت ہوگا۔

لڑائی کے بادل چاروں طرف چھائے نظر آتے ہیں۔ بلقان کی ریاستیں جنگ کی تیاریاں کر چکی ہیں۔ اور ترکی میں بھی جنگی تیاریاں بڑی سرگرمی سے ہو رہی ہیں۔ لیکن یورپین طاقتیں اس کی روک تھام کی کوشش کر رہی ہیں۔ دیکھیں انجام کار کیا ہوتا ہے؟

ورجینیا پرنس ہی ایک دس سالہ لڑکی کی مہیب غریب منتوں اور کوششوں کی ہمدردی [illegible] ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء کے پرچہ میں کی ہے۔ جو نہایت دلچسپ ہے کہ اس نے ویسٹ ہیمپٹن کے عظیم تیسری بڑی بڑی خرابیوں کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا اور یہ کام اس خاتمہ لوگوں کو شہر سے نکلنے اور ان کے تمام کاموں کو بالکل بند کرنے سے کیا اور اس شہر کو قطعی ایسے لوگوں سے پاک کر دیا۔ شاباش اے بہادر لڑکی شاباش!

ترکی جزیرہ ساموس میں حکومت جمہوری کا اعلان کیا گیا ہے گورنمنٹ عثمانیہ سے آزاد ہوگا۔

کانیہ کی ایک سپاہ بیلیٹیہ سے بریرہ میں وہ مقدونیہ کی آزادی کے خواہاں ہو گئی ہیں۔

قسطنطنیہ میں جو کرزن کا ایک نہایت پر جوش جلسہ کیا گیا۔ حاضرین جنگ کے لئے بیتاب تھے۔

مارے جوش کے تقریر کرنے والے رو رہے تھے۔ بلقانی جھنڈوں کو پھینکتے تھے۔

اس وقت محلات سلطانی کے باہر پر جوش جنگ کی خواہش کی گئی مکمل سرگرمی کا زندہ ثبوت ہے۔

ہجوم خلق کے ان کثیر ترکوں نے سلطان کو یقین دلایا کہ سب لوگ جنگ کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔

سلطان المعظم باغ باغ تھے۔ حضور نے جواب دیا کہ رعایا پر فخر کرنا کچھ بے جا نہیں ہے۔

ممالک عثمانیہ کے چاروں طرف عالم سے ہزاروں [illegible] قسطنطنیہ میں چلے آتے ہیں۔

اگر اس خواہش جوش جنگ کو روک کر بلقانی ریاستیں ہوش میں آئیں تو عجب نہیں ہوگا۔

خرابی بلقان کی اصلاح پر دول خارجہ متفق ہیں لیکن جنگ کے تسکین کی تدبیریں ہی رہ گئی ہیں۔

تمام طاقتیں بلقانی ریاستوں اور گورنمنٹ عثمانیہ کو سمجھاتی ہیں کہ جوش روکیں

جنگ طرابلس کی مصالحت سے بالی طرابلس قطعی چھین گئی اٹلی کی یہ نہایت [illegible]۔

[illegible] ایکس کے جزیرے ترکی کی عملداری میں کر دیئے اور اٹلی کے معاہدہ سے دونوں دستبردار کئے گئے ہیں۔

ٹریپولی کے متعلق ترکی کے قرضہ کا انتظام اٹلی کریگی۔

بلقان والے اس مصالحت پر خوش نہیں۔

جزیرہ ساموس میں جمہوری حکومت قائم کی گئی ہے۔ اور باب عالی نے اپنی فوج وہاں سے ہٹالی ہے۔

دول خارجہ کا منصوبہ بظاہر یہ ہے کہ بلقانی ریاستوں کو لڑائی سے باز رکھیں یہ اچھا ہوگی۔

بلقانی ریاستوں کے ہر حصہ میں اور قسطنطنیہ میں بھی لڑائی کی تیاریاں بڑی سرگرمی سے جاری ہیں۔

البانیوں میں زیرو فوجوں کے گروہ اس سے ہیں جنگ گروہ کے آگے بیٹھنا بارہ وجود ہے۔

یہ لوگ بے صبری سے فوجوں میں داخل ہونا چاہتے ہیں سب لوگ تیار ہیں کہ جلدی سے جھگڑا یکسو کریں۔

طلعت بے اور جاوید بے دونوں نے جنگ کے لئے اپنی خدمات خوشی سے پیش کی ہیں۔ یہ دونوں نوجوان ترکی پارٹی کے لیڈر ہیں۔ دونوں پچھلی مجلس وزرات کے ممبر ہیں۔ تمام قوم متفق ہے آفرین۔

قسطنطنیہ سے جو راستیں موصل ہوئی ہیں ان سے صاف ظاہر ہے کہ لڑائی ضرور ہوگی بجز جنگ کے چارہ نہیں۔

سب سے پہلے لازم ہوگا کہ بلقانی ریاستوں کی جو فوجیں [illegible] وزراعظم کی ہیں سب رخصت کی جائیں۔

باب عالی نے جو دول خارجہ کو گذشتہ چٹھی بھیجی جس میں لکھا تھا کہ ہر چند دول خارجہ نے بہت کچھ زبانی کہا ہے لیکن بلقانی ریاستوں پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوا ہے اب کیا کرنا چاہئے......

باب عالی فرماتے ہیں اب دول خارجہ کو لازم ہے کہ بذریعہ اسلحہ کے بلقانی ریاستوں کو سیدھا کریں۔

یہ بھی لکھا ہے کہ تمام فوج عثمانیہ سالہا سال کی مجرمانہ شرارتیں سہتے سہتے بے قابو ہو رہی ہے۔ افسوس!

ایڈیٹوریل نوٹس

نجات اور ہلاکت کے طریقے

نمبر ۱

نجات کا صرف ایک ہی طریقہ ہے جس کا بیان ہم کر چکے ہیں اور اس کے علاوہ جتنے طریقے ہیں وہ سراسر بناوٹ انسانی ہیں اور نجات کے برعکس ہلاکت کا باعث ہونگے۔ کیونکہ جس حال میں کہ ایک خدا ہے جو تمام دنیا کا پیدا کرنے والا ہے۔ اُس نے جب ہی آدم کو ہلاک ہوتے دیکھا تو سب کے لئے صرف ایک طریقہ نجات ازل سے مقرر کیا اور اب صرف اسی کے سبب سے تمام ایمان والے گنہگاروں کو شفا بخشیگا۔ خدا نے ہماری دنیا کے روشن کرنے کے لئے صرف ایک سورج مقرر کیا ہے۔ اس کے بغیر کوئی دوسرا سورج نہیں جس نے طلوع پایا ہو جس کے سبب سے روشنی ہو سکے۔ اسی طرح سے خدا نے نجات کے سورج کو جو آفتاب صداقت کہلاتا ہے دنیا میں نجات کے کام کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ پس نہایت لازم اور مناسب ہے کہ انسان فریب خوردہ نہ ہو جاوے۔ بلکہ اپنی نجات کے ضروری معاملہ کو بڑی سوچ و فکر سے دیانت اور تحقیق کر کے صرف حق اور راست طریقہ کو اختیار کرے جو اب موجودہ صورت میں دنیا کے جا بجا طریقوں میں غلط ملط نظر آتا ہے۔ کیونکہ اگر انسان راست طریقے کو قبول نہ کریگا تو ہرگز ہرگز نجات نہ پاویگا بلکہ ضرور ہلاک ہو جاویگا۔ اس لئے یہ معاملہ بہت نازک اور ضروری ہے۔ جس میں غلطی ہونے سے عاقبت کا نقصان عظیم ہے۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۱

ہم اس تمام باتوں کے لحاظ سے جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں یہ ہمارا زمانہ ایک عجیب زمانہ ہے۔ گزشتہ زمانوں کی نسبت بہت کچھ بدلا اور پیچ کھایا ہوا زمانہ ہے۔ بعض باتوں کے لحاظ سے ترقی ہے۔ اور بعض باتوں کے باعث تنزلی ہو اور ابھی کہہ نہیں سکتے کہ دنیا کیا کچھ ہو جاویگی۔ کیونکہ روز دنیا میں انقلاب ہے۔ سب کچھ بدلتا جاتا ہے۔ اگر آج ایک خاندان نامور دولتمند ہے۔ تو کل وہ گمگشتہ ہو جاتا ہے۔ اگر آج ایک سلطنت بڑی شان و شوکت پر ہے تو کل وہ بے حقیقت ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ دنیا میں ہر ایک چیز ایک حالت پر نہیں رہتی۔ اور یہی قاعدہ بنا ہوا ہے جس کے سبب سے قسم قسم کی تبدیلیاں وقوع میں آتی رہتی ہیں اور یہ قاعدہ برقرار رہتی ہے۔ اس میں صرف ایک ذات ہی کو قیام اور قرار ہے اور اس کے سوا اور تمام چیزیں محض بے قرار اور تبدیل پذیر ہیں۔ اور سب ناپائیدار ہیں اور اسی سلسلے کے ماتحت ہو کر ہوا اور سایہ کی طرح آتی اور جاتی اور اڑتی ہیں۔ اسی لئے یہ دنیا رنگتی اور گرگٹ شکلی بنی ہوئی ہے۔ اور جو کچھ ہماری نظروں میں دلچسپ نظارے دکھائی دیتے ہیں وہ خیال و خواب ہو کر بیت جاتے ہیں۔ اس وقت شیخ سعدی کا قول یاد آتا ہے۔ جو یہ ہے کہ

جہاں اے برادر نماند بکس
دل اندر جہاں آفریں بند و بس

ایک عجیب قسم کا ثبوت

آجکل جو کہ مغربی روشنی ہمارے ملک پر بہت کچھ پھیل رہی ہے۔ اور ہماری آنکھوں میں مغرب کے لوگ بڑے عاقل اور دانا اور صاحب علم اور رسا سمجھے جاتے ہیں۔ بلکہ اکثر تنگ خیال لوگ ان صاحبان کی تحاریر اور تقاریر کو بہت معاملات میں ایک تقریر کہہ کر دینی معاملات میں بھی ان کو ترجیح دے دیتے ہیں اور ان کے حوالہ اُن کے اقوال پیش کر کے صداقت کی دلیل نکالتے ہیں۔ پر یہ سراسر غلط اور خلاف عقل ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اچھے پڑھے تعلیم یافتہ ہندو اور مسلمان صاحبان دین کے معاملات میں مغربی حکماء کے عالمان کے خیالات کی بنا پر دینی باتوں کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو بالکل خام خیالی ہے۔ چنانچہ ہماری نظر سے ہمعصر [illegible] مطبوعہ ۳ اکتوبر ۱۸۹۵ء کی کاپی میں پیسہ اور رعایت کے عنوان کے نیچے ایک کتاب کا اشتہار دیتے ہوئے ذیل کے کلمات لکھے ہوئے گذرے۔ یہ کتاب قابل دید و خرید ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر جو اعتراض آریوں نے کئے تھے۔ اس کا مکمل مفصل مدلل جواب یورپین مصنفوں کی کتابوں سے صداقت محمدیہ کا ثبوت ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ اعتراضات آریوں کے اور صداقت محمدیہ کا ثبوت نکالا جاتا ہے۔ یورپین صاحبان کی تصنیفات سے یہی [illegible] اگر کوئی پوچھے کہ یہ مغربی عالموں کی باتوں کا ثبوت کیا ہے تو کیا جواب ہوگا؟ ہمارے آجکل کے تعلیم یافتہ ہندو مسلمانوں کا یہی طریقہ دیکھ کر تعجب آتا ہے کہ وہ مغربی صاحبان کی غلط بیانیوں کی طرف کس طرح جھک جاتے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ کوئی ملہم نہیں ہیں اور غلطی کھا سکتے ہیں۔

محبت کی تعلیم جس خوبی کے ساتھ بائبل میں پائی جاتی ہے۔ کسی دوسرے مذہب کی کتاب میں اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ملتی۔ اول تعلیم وسعت کے ساتھ جاری ہوئی ہو کہ خدا سراپا محبت ہے۔ گویا وہ محبت مجسم ہے۔ یہ فقرہ بائبل کا ہے کہ "خدا محبت ہے"۔ اس سے بڑھ کر تعلیم کس کتاب میں ہوگی۔ خدا کی محبت کا اظہار انجیل مقدس میں بخوبی کیا گیا ہے۔ جہاں لکھا ہے کہ خدا نے اس جہان سے ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ جس کا کلام محبت کا بھرا ہوا ہے۔ جس نے مجسم ہو کر اپنی محبت کا وہ اظہار کیا کہ جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی کہ اس نے اپنے آپ کو گنہگاروں کے لئے فدیہ میں دے ڈالا۔ اور ان کی

جگہ قربان ہو کر جن کو وہ خوشبو پہنچائے انجیل وہ ہے جو دوسرے تو قرب الٰہی اور آسمانی خوشی کے مستحق سمجھے گئے۔ اور روح القدس کی محبت اُس کی پاک رفاقت کے بڑے فضل سے ثابت ہے۔ جو وہ محبت اور یگانگت کی روح کو تبدیل کرتا اور کی رفاقت کے سلسلے کو قائم کرتی ہے۔ اور اس طرح سے ہر ایک جامع کلیسیا خداوند کے جلال کا باعث ہوتی ہے۔ یہ سب محبت ہی کے بڑے بڑے کام ہیں جن کے وسیلے سے یہ دنیا زمین سے زیادہ برکت اور رحمت کے کاموں سے آراستہ ہوتی ہے اور شیطان کا بگاڑا ہوا معاملہ اس خوبی کے ساتھ سلجھایا جاتا ہے کہ جیسا کہ ہم اپنی عقل جسمانی سے اب نہیں سمجھ سکتے ہیں جب ناقص دور ہو جائیگا اور جو ہو چکا ہے۔ معمول ہو کر مفصل ہو جائیگا تب ہم ان تمام بھید کی باتوں سے پوری واقفیت حاصل کرینگے کیونکہ اس خاکی بدن میں کاملیت کا ہونا مشکل ہے۔ جب کامل ہونے کا وقت آئیگا تو ان باتوں کو اب ہم دھندلا دیکھتے ہیں تب ان کو روبرو دیکھ کر سب کچھ معلوم کرینگے۔ اور کوئی بات ہمارے سامنے جیسا کہ اب بہت سی باتیں پوشیدہ ہیں نہ رہے گی۔ اور روحانی بھیدوں کے تمام عقدے حل ہو جائینگے یعنی کہ وہ وقت جلد آوے جبکہ ہم خدا کی محبت کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی کو سمجھ سکیں۔

اس ہفتہ میں پنجاب مشن میٹنگ کے جلسے شروع ہو گئے ہیں اور پادری صاحبان جگہ جگہ سے تشریف لاتے ہیں۔ روزانہ کلیسیا کی معمولی میٹنگوں میں خاص رونق ہوگی ہر سال بسال ایک عمدہ نظارہ ہوتا ہے۔ جناب پادری ریلا سکی صاحب مع خانہ ان کے دہلی سے تشریف لے آئے ہیں اور جناب ڈاکٹر ... صاحب کے بنگلہ پر فروکش ہیں۔ آج ساتھ ایک پادری صاحب بونیم صاحب کے تشریف لاتے ہیں۔ اور تین مس صاحبیں آئی ہیں ہمدردی دعا ہے کہ خدا اس سال مشن کے تمام کاموں اور تجاویز پر برکتیں کے جاویں یعنی ایک طرح سے مہر لگا دے تاکہ یہ تمام کام نیک جلال کا سبب ہوں اور اس کی بادشاہت کی اشاعت اس ملک میں اور زیادہ بڑھ جاوے۔

ستروں کی خوشی۔ انجیل مقدس میں ذکر ہے کہ جب انجیل کا مژدہ سنانے کیلئے خداوند یسوع مسیح نے اپنے بارہ رسول کو مقرر کیا تھا اور وہ اس خدمت کو انجام دے رہے تھے۔ جب کام زیادہ بڑھ گیا تو اس نے ان بارہ رسولوں کے علاوہ مناسب سمجھا کہ اور زیادہ مبشر اس کام کیلئے مقرر کئے جاویں۔ تو اس نے اپنے بہت سے شاگردوں میں سے ستر آدمیوں کو چن لیا اور ان کو مناد مقرر کرکے بشارت کے کام کے لئے گاؤں گاؤں اور شہر شہر میں اس خدمت کو سپرد کر دیا جس طرح سے حواریوں کو معجزات کی قدرت بخشی گئی تھی اسی طرح سے ان ستر مناروں کو بھی اُس نے یہ طاقت عنایت فرمائی۔ اور وہ خدمت سے واپس آکر اپنے کام کی رپورٹ سنانے لگے تو بہت خوش تھے کہ روح شیطان سے تکلیف پائے ہوئے لوگوں کو آزادگی دے سکتے تھے۔ اور یہ خوشی کا موقعہ تھا کہ اس وقت سے خدا کے خادم انجیل کی بشارت کی ایک خدمت کو انجام دیتے۔ اور ان کے وسیلے سے شیطان کے قلعے فتح ہو رہے ہیں اور تمام ملکوں میں سے مسیحی کلیسیا کے ممبر روحانی برکت حاصل کرتے ہیں۔ اور خوشی کی خبر سناتے ہیں کہ ہم کو خوشی روحانی کامیابی میں حاصل ہوتی ہے۔

ریویوز

مسیحی مناد اور انجیل کی منادی۔ یہ عنوان ہے کہ ملک ہندوستان میں انجیل کی منادی خدا کی بادشاہت کے پھیلانے کیلئے خاص وسیلے ہے۔ ہمارے خداوند کا نمونہ اور یہی سب باتیں پر دلالت کرتے ہیں۔ اپنے شاگردوں کو ہمراہ لیکر وہ گاؤں گاؤں اور شہر شہر پھرتے اور منادی کرتا تھا۔ جب وہ آسمان پر عروج فرمانے والا تھا تو اپنے شاگردوں کو آخری حکم دیا کہ تمام دنیا میں جا کر انجیل کی منادی کرکے لوگوں کو شاگرد بناؤ۔

اس اعلیٰ خدمت کیلئے تیاری کی بڑی ضرورت ہے۔ رسولوں نے تو خداوند کے ساتھ ساتھ رہ کر تین سال تک تعلیم پائی تھی۔ ہندوستان کے ساروں کے فائدے کیلئے ڈاکٹر کیک صاحب نے ایک نہایت مفید کتاب تیار کی ہے جس کے ۱۰۷ صفحے ہیں کاغذ کی جلد ہے اور قیمت صرف ۴ر ہے۔ وہ اس میں بیان کرتے ہیں کہ حقیقی مناد کون ہے اور اسکی کیا کیا صفتیں۔ روحانی زندگی طبیعت اور تیاری کیسی ہونی چاہئے۔ اسکے بعد وعظ کے بنانیکا طریقہ اور خاص مضمون اور وعظ۔ وعظ کا بیان سب عمدہ طور سے پیش کیا ہے۔ یہ مسیحی خدمت اور مناد کیلئے بیدا صلاحیں اس کتاب میں کیسی ہی کہ ہر ایک مبشر اور پاسبان اس کو خوشی سے پڑھیگا۔ ڈاکٹر صاحب مصنف کی شکرگذاری کرنا نہایت مناسب ہے جنہوں نے ہماری واسطے ایسی کتاب تصنیف کی۔

کلیسیا کی تواریخ کا اختصار۔ اس نام کی ایک نایاب کتاب بزرگ ڈاکٹر ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی نے دوبارہ بہت کچھ ترمیم و تصحیح کرکے شائع کرائی ہے۔ اگرچہ انگریزی میں اس مضمون کی بہت کتابیں موجود ہیں پر ہندوستانیوں کیلئے اس تواریخ کلیسیا جس میں پورے حالات درج ہوں موجود نہیں ہے یہ کتاب اس کمی کو پوری کرتی ہے۔ مصنف نے بہت سے نقص تھے جو اس دفعہ بالکل رفع کئے گئے ہیں بلکہ اگر یہ کہا جاوے کہ یہ کتاب اپنی صورت میں ایک طرح سے بالکل نئی ہے۔ کیا بڑا ہوا صفحات میں کے اور کیا بلحاظ عبارت کے ڈاکٹر صاحب نے اپ بڑی تکلیف گوارا فرما کر اس کو ہر صورت سے زیادہ مفید اور کارآمد بنا دیا ہے۔ اسلئے ہم بڑے زور سے مسیحی ناظرین کی خدمت میں سفارش کرتے ہیں کہ خصوصاً وہ لوگ جو انگریزی زبان سے ناواقف ہیں۔ اس کتاب کو ضرور پڑھیں اور کلیسیا کے تواریخی حالات سے واقف ہو جاویں۔ ڈاکٹر صاحب اس کتاب کی اصلیت ایک بڑے عالم و فاضل جرمن کے رسالہ سے ہے جو ہم کے استادوں کی کتاب ہے اور عبارت یہ ہے۔ مگر بہت کچھ عمدہ اور مفید خیالات ایزاد کئے ہیں اور کتاب

یہ بھی مصنفہ پادری پی۔ ایم بک صاحب ڈی ڈی قیمت ۴ر

اقتباس

"Never despair"

کہتے ہیں کہ عرصہ گزرا کہ ایک نوجوان آدمی روزگار کی تلاش میں لندن کے بڑے شہر میں وارد ہوا لیکن بہت دنوں تک باوجود سخت تلاش کے کوئی نوکری اس کو نہ ملی اور وہ بہت تنگ حال ہوگیا۔ ناچار اس نے اپنے دل میں مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ دریائے ٹیمس میں ڈوب مریگا۔ اور اسی غرض سے اس ہی مقصد کے لئے وہ چلا جاتا تھا کہ اس نے دیکھا کہ ایک شخص مسٹر ہینری کی کتابوں کی دکان کی کھڑکی میں یہ فقرہ لکھا ہوا تھا "Never despair"

اس پر اس نوجوان نے اپنا ارادہ بدل دیا اور پھر سے کوشش کرنے لگا اور آخر کار اس کو عمدہ ملازمت ملگئی۔

این۔ سی۔

کوئی علم یا سائنس یا ہنر و عقل کے کام محنت کے سامنے مشکل نہیں ہیں۔ محنت بڑے سے بڑے مشکل کاموں کو آسان بنا دیتی ہے۔ یہ زبان ہی کی طاقت ہے کہ آدمی تمام دنیا میں مشہور آفاق ہوجاتا ہے یہ فلاسفروں اور داناؤں کا وہ ہنر ہے جو تمام عالموں کو نفع دیتا ہے اور ہنرمندی کا انعام حاصل کرتا ہے۔ یہ وہ ہنر ہے جو تمام قسم کے عمدہ مال دور دراز ملکوں سے مہیا کرتا ہے۔ یہ وہ دولت ہے جس کے ذریعہ سے تمام دستکاری اور انواع و اقسام کے تجارتی مال ہم تک پہنچتے ہیں۔ غرضیکہ سب کچھ محنت کے وسیلے سے حاصل ہوتا اور کوئی بھی کام ایسا نہیں ہے جو اس کے سامنے انجام نہ پا سکے کیونکہ محنت تمام مشکلوں پر غالب آتی ہے اور اسکے وسیلے سے ہم منزلوں کو پہنچتے ہیں۔

لیرشان

مفید کہانی

وفاداری

چند دلچسپ واقعات

مشن سکول کے باغ میں ایک زرد رنگ کا گلاب جو کہ مس صاحبہ نے لگایا تھا کے کونے میں بہت دلچسپ ہے۔ مس صاحبہ مذکورہ کو یہ بہت ہی پسند ہے اور جب اس کو پہلی بار پھول لگے تو بہت خوش ہوئیں۔ ان کی دلچسپ باتیں ہیں۔ اس سے بہت عمدہ خوشبو آتی ہے اور لڑکیاں اس کے نزدیک جانے سے ڈرتی ہیں۔ وہ اپنے کام میں اس کی تعریف کیا کرتی تھیں اور اس کی کہانی سنایا کرتی ہیں کہ یہ ان کو ایک وفادار دوست کی طرح معلوم ہوتی ہے کہ وفادار ہو وفادار ہو۔ یہ خیال کسی وجہ سے نہیں بلکہ ان واقعات سے ہوا کہ مس صاحبہ کے دل میں یاد رہ جاتا ہے۔ اسکا یہ بیسیوں دفعہ ہوگا کہ مس صاحبہ اس قابل شخص کا حوال بیان کرتی ہیں جو ان کے دل میں یاد کرتی ہیں۔

تھوڑے برس ہوئے کہ یہ عورت اسی سکول کے ایک دیسی جگہ رہتی تھی اس کا خاوند نوکروں کا کام دیتا تھا یعنی جو کچھ اور ادنیٰ کام بھی۔ ایک روز گرمی کے موسم میں جب وہ شام کے وقت باہر کی زمین کھود رہا تھا اور گھاس وغیرہ نکال رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک بڑا زہریلا سانپ تھا جس کی آنکھوں میں آگ کی سی چمک رہی تھی۔ اور جس کی شکل بہت ہی خوفناک تھی اور سکول کی طرف جا رہا تھا جہاں سکول کی لڑکیاں کھیل رہی اور سیر کر رہی تھیں۔

باقی آئندہ

مراسلات

ہندو بہشت

یقین ہے کہ ناظرین نورافشاں محمدی بہشت سے جیسا کہ قرآن میں درج ہے بخوبی واقف ہیں۔ مگر گمان غالب ہے کہ ہندو بہشت سے برخلاف عیسائی اور محمدی ناظرین خصوصاً اور دیگر ناظرین بھی ناواقف ہوں اور واقف ہونگے۔ اس لئے ان کے فائدہ اور دلچسپی کے لئے ہندو بہشت جیسا کہ آج کل کے ہندو لوگ کہتے ہیں کہ چند ہندوؤں کی مستند الہامی کتابوں میں بہشت کی بابت کیا کچھ لکھا ہے کہ جب آدمی یہاں سے گزر جاتا ہے۔ خصوصاً جگہ اور پن دان کرنے والا اور نیز گنگا جی جیسی ندی پر اس کا بہشت کس طرح طے ہوتا ہے۔ اور آخرکار کس کس منزل مقصود پر پہنچتے اور وہاں ان کی کیا حالت ہوتی ہے۔ معلوم ہے کہ ہندوؤں میں بہشت ایک ہی جگہ پر نہیں ہے بلکہ کئی مختلف جگہوں پر اور وہ مختلف قسم کے لوگوں کے لئے ہے۔ خصوصاً وہ قسم کے لوگوں کے لئے جنہیں اوّل جگہ دی گئی یعنی دان وغیرہ کرتے ہیں یعنی کرم کانڈیوں کے لئے اور جگہیں شہید ہو گئے ہوؤں کے لئے اور کچھ اور قسم کے لوگ۔ وہ دم گنگا جی پر مرنے کے بعد بہشت کی راہ اور ان کے جانے کے راستے بھی مختلف ہیں۔ ان کل باتوں کا ایک بہت مختصر بیان کچھ ہی ناظرین کے مطالعہ کے لئے آپ لوگوں کی خدمت میں پیش کرونگا۔ ساتھ ہی میرا یہ منشا ہے کہ ان پر کسی قسم کا حاشیہ چڑھاؤں۔ یہ کام میں صرف ناظرین پر چھوڑنا چاہتا ہوں۔ مضمون شروع کرنے سے پیشتر ایک امر بتا دینا چاہتا ہوں کہ ویدوں کے منتر اور اپنشد جاتوں میں آگے کے سفر کی راہ کے بیان میں بہت اختلاف ہے جیسا کہ ہم آگے چلکر دیکھینگے۔ لیکن خاص وہ اختلاف بھی حاشیہ اور دلچسپ ہے۔ اور وجہ اس کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ ایک

مختلف ہیں۔ اس کے بعد اس کا راستہ بھی مختلف ہے۔ اس
تحریر میں دونوں کا راستہ اور ان لوگوں کا بیان علیحدہ علیحدہ
بیان کرونگا۔

اوّل نیک لوگ یا سورگ کا بیان۔ لکھا ہے کہ جب آتما جسم
سے نکلتا ہے تو اس کی یہ حالت ہوتی ہے کہ اس کے جسم کے اعضا
مختلف عناصر میں جا ملتے ہیں یعنی جو شخص اس جہان سے روانہ
ہوتا ہے یہ پاکیزہ روح ... کے ساتھ بھی مل جاتا ہے۔ دیکھو
کے ساتھ سورج میں (رگ وید ۱۰: ۱۶: ۳) اپنے جسم کے ساتھ نہیں
جان کے ساتھ نہیں۔ اپنے جان کے ساتھ وجود میں۔ ان کے
گن حاصل کرکے اور دیوتاؤں میں سے کوئی ایک ہوکر جس کی
وہ خواہش کرتا ہے۔ وہ آرام کرتا ہے۔ (ایضاً دیکھو اتھرون وید ...)
(۳) ... ہے اور اسی طرح ...
اپنے اعضا کی مناسبت عنصر کے ساتھ چتروی اور ... میں
اور ... میں جاتا ہے۔ مگر اس کا غیر فانی حصہ (جسکو سنسکرت
میں آتما کہتے ہیں) کہ جسے مردوں کو ہونے کے وقت اگنی سے
درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اس کو اپنی حرارت اور شعلہ کے ذریعہ
سے روشن کرے اور اپنی نہایت ہی خوبصورت ... کرکے ... کو
راستبازوں کے ملک میں لیجائے۔ مگر پیشتر اس کے کہ یہ غیر فانی حصہ
زمین سے تیسرے آسمان تک پہنچ سکے۔ اس کو بکری کے
ایک ... سے ... جس کو ... کے ... چھوڑ
دیا کرتا ہے۔ چنانچہ اتھرون وید ۹: ۵: ۱ میں لکھا ہے

"لیو۔ اُٹھاؤ۔ وہ کہہ کر راستبازوں کی دنیا کو جاؤ۔ جس کو نیکی
کے ... کی ... میں پڑی ہے۔ ... تیسرے آسمان کو
چڑھ جائے ... اگر اس نے ... کی ہے تو اس کے پیچھے
یکے بعد دیگرے ... کے ساتھ چڑھ جائے۔
تاریکی کو ... کرکے بہت سی ... میں ... کرکے تیسرے
آسمان پر چڑھ جائے"۔ پھر اتھرون وید ۹: ۵ میں اس بکرے
کا ذکر ہے ... جو ... گئی ہے۔ ... کرکے
گردو بیشتی کہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ... آدمی کو چاہئے کہ وہ
پہلے ... کرکے ... ہے۔ اگر کوئی ... آدمی اس دنیا

میں دیتا ہے تو وہ تاریکی کو دور کرکے منتشر کر دیتا ہے۔ آگ بچھڑوں
جو پر ... کر دیا گیا ہو اس کو ... دیتا ہے تیسرے آسمان میں
تیسرے ... میں تیسری چوٹی پر آسمان کی چوٹی پر پہنچا آتما
اور پھر اور ... میں لکھا ہے کہ ... روشن کرنے والا
... ہے ... سب ... ممکن ہے۔ اس کو زمین کی
پر پہنچ جاتا ہے اور اسی راستہ پر ... ہوتا ہے جس پر اس کے
بزرگ چل چکے ہیں (رگ وید ۱۰: ۱۴: ...) اور وہ روح دیوتاؤں کی
چال جیسی چمک ہوتی ہے ... آراستہ ... ہوتی ہے (اتھرون
وید ۱۸: ۴: ۲۶) اور ایک ... پانکھوں پر سوار ہوکے (اتھرون
وید ۴: ۳۴: ۴) اور گردوں سے ہوتے ہوئے ... اور ... روشن
گردش میں بہت چمکتے ہوکر روشنی کی چھوٹی ...
سے ... پہنچ کے ... (اتھرون وید ۱۸: ۳: ...) وغیرہ وہاں
اپنے پرانے جسم کو کل (اتھرون وید ۱۸: ۲: ۲۴) اور جلالی صورت
میں ... آیا ہے۔ اس کے ... اور جلالی صورت بنی
کی بابت اتھرون وید ۹: ۵: ۲۲ ... ہے ... ہے کہ
جو شخص ... پنچ ... متعلق کرکے ...
اتھرون وید ۱۱: ۱: ۳۵ ... کرتا ہے۔ اس کی ...
نرمی ہوتی یا اس کا ... جلکہ کل ... آسمان
میں داخل ہوگا۔ وہ ... میں جاتا ہے۔ ... کے ساتھ
خوشیاں ... ہیں۔ اور جب ... اس کو پہچان لیتا
ہے کہ وہ میرے اپنوں میں سے ہے (اتھرون وید ۱۸: ۲: ۲۳)
تو وہ ایک خوشگوار مسکن ... ہے (رگ وید ۱۰: ۱۴:
۵ سے ۱۰) ... جہاں ... داخل ہوتا ہے۔
(رگ وید ... ۱۵۔ ... ۱۹ ... ۱۰ ... ۵) میں
یہ تمام ... پوری ہوتی ہیں (ایضاً ۹: ۱۱۳: ۱۰)
دیوتاؤں کی حضوری میں آتا ہے (ایضاً ۱۰: ۱۴: ۱۴) اور ان
کی یعنی دیوتاؤں کی خوشیوں اور عیش و عشرت کچھ کرنے
میں مستعمل رہتا ہے (ایضاً ۱۰: ۱۹: ۷)

یہودیوں کے متعلق سورگ کی تعلیم آتما کے اس سفر
کی بابت ہے جو وہ موت سے ... خوشی کی آئندہ حالت یعنی

سورگ یا بہشت تک کرتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ
موت کے بعد جسم تو گویا ... گیا ہے ... جاکر غیر ...
جو جیسا کہا گیا ہے نہیں مرتا۔ بلکہ جسم سے نکلنے کے بعد پہلے
وہ ایک تیرہ و تاریک ... سے گذرتا ہے۔ جس کو موت
کے ساتھ کی ... (... ۲۳: ۴) یا تاریکی کا ملک ...
... (ایوب ۱۰: ۲۲) کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔ لیکن اس تاریک وادی
سے گذرنے میں آگ ... بھی مدد دیتا ہے۔ وہ اس پر
سوار ہوکر ان کی ... میں اس کو عبور کرلیتا ہے۔ اس کے بعد
اس آتما کا ... سورج ... گزرتی ... ۱۳: ۴۱
وہ گذرتی ... ۱۰: ۴ ... جسم ہو جاتا ہے۔ اور اسی
جسم میں ہوکر اپنے ... میں جاتا ہے۔ اور جب وہاں یم
... اس کو پہچان لیتا ہے کہ وہ میرے اپنوں میں سے ہے تو
ایک خوشگوار مسکن اس کو عطا کرتا ہے۔ جہاں وہ زیادہ
کامل زندگی میں داخل ہوتا ہے۔ ... کامل زندگی
یہ ہے کہ دیوتاؤں کی حضوری میں آتا ہے اور ان کی خوشی کے
لئے مستعمل رہتا ہے۔

باقی رہی یہ بات کہ ... وہ کیا کچھ خوشیاں حاصل کرتا ہے
اور کیسے آرام میں رہتا ہے۔ سو اس کی بابت لکھا ہے کہ اس ملک
میں آدمی اپنی بیوی ... سے ملیگے ... عورت کا ایک خاوند
پہلے ہی ہو اور پھر دوسرا کرے اور اگر وہ ... تو وہ دونوں
مرد اس عورت سے علیحدہ نہ کئے جائینگے۔ ایک ...
ایک ہی ... دوسری ... عورت کے ساتھ
... اگر وہ ... (رگ وید ۹: ۵: ۲۷-۲۸) اور ایک
... ان خوشیوں کا بیان کرتے ہوئے جو سورگ ... میں
اس کو نصیب ہوگی ... سے مخاطب ہوتا ہے ...
... وہ لوگ ... اور ...
... کہ جہاں ... کی روشنی اور جلال پائے جاتے ہیں۔
جہاں ... رہتا ہے۔ جہاں آسمان کا اندرونی
گروہ ہے۔ اور ... پانی بہتے ہیں۔ وہاں مجھے غیر فانی بنا۔
مجھے تیسرے آسمان میں ... کے تیسرے آسمان میں

دنیویہ، غیرفانی ہے۔ جہاں فصل نہیں بجتا رہتی ہیں تیسرے آسمان یا سورگ بہشت میں آدمی اپنی خوشی کے مطابق ہوتا ہے۔ اور جہاں کے لوگ مشہور ہیں۔ مجھے اس کا یہاں غیرفانی بتا۔

جہاں خوشیاں اور خوشیاں ہیں۔ سورج کے لوگ ہیں جہاں آ جاتا دوسری ہے مجھے اس کا یہیں غیرفانی ہے جہاں خوشیاں آتی خوشیاں (سرور عیش وغیرہ) اور بہت ہی بڑی عشرت موجود ہیں جہاں کوئی شخص کی ہاں چیزیں دنیا میں دکھ وغیرہ وغیرہ (رشتہ تیجہ برس) میں آیا ہے کہ جب کوئی آدمی یہاں تیسرا ہے تو وہ سورگ میں پہنچ کر کام کرتا ہے بلکہ جس (رساشرتا) اور رستی ہوکی اشتہ اثر دن دیو ہوم ہم ہے ہم ہم میں ایک رشی کنا ہوکتے بڑی خاص ہوکے ذریعہ سے پاک ہوکے ہو سدہ بچنے والے یہاں میں جاتے ہیں۔ لیکن ان کے حصہ ان جس وقتی ہوگئیں ان کے پاس بہت سی مشہور خوشیاں ہیں اور سورگ کے نیچو جنم سیشیام دوسری بھی مرت میں دستی دستی یا دو حالت جو بہتری کے ساتھ رہنے کے وقت اس کی ہوتی ہے۔ یا بعید پیچ بہت سی بہتریاں اچھے شخصوں بیتا ہی مگر ہیں آتی جو سنتا میں ہلاکے ہیں ایسا آدمی ہو کے ساتھ سکرت کرتا ہے۔ دیپاں اس ہوتا ہے۔ اور دم دس بیٹے والے گن مہیوں کے ساتھ مبارک بادی میں رہتا ہے۔ پر لوگ حصہ دار ہیں کا کہتے ہیں ان کے حصہ کی طاقت کرتے ہیں ہوتا۔ ایسا آدمی ہاتھ کا مالک ہوتا ہے جس پر وہ سوار ہو کر جہاں کو چاہے پیدا ہو کر وہ آسمان سے پہلے پیدا کرتا ہے۔ علاوہ ان سیرتی نفسانی خواہشوں کے پورا کرنے والی خوشیوں اور خوبیوں کو سمجھنے کے لیے کھانے پینے کی وہی عمدہ چیزیں ہیں جو دنیا میں ہیں۔ اس دنیا میں جتنی خدا وہاں بھی بعض شراب اور دودھ وغیرہ کے تالاب ہیں۔ (دیکھو بھشا منتر ۱۰) وہاں چیزوں کی خوشحالی ان لوگوں کی خوشیوں سے جو یہی اتہاس ہی ہیں سمجھتے ہیں ایک گنا زیادہ ہے۔ وہاں ساری انسانی خوشیاں ہمیشہ بھی جاتی ہیں۔ رشتہ چودہ برس ہم ۳۲-۱-۷

پی۔ کیول سنگھ نندہ سنت مہر کوٹ

درمذمت قرض

ناظرین نوانشاں کی خدمت میں واضح ہو کہ قرض ایک ایسا مرض ہے جس کی بیماری میں مبتلا رہنا ہے چاہیے نہ دوست میں ایک عام اور اصلی بات کہی جاتی ہے۔ اور میں سے ہر ایک شخص بخوبی واقفیت رکھتا ہے۔ خواہ امیر ہوں یا غریب ہوں سب کو کسی نہ کسی وقت قرض میں مبتلا رہتے ہیں۔ اور اس کے نقصان سے بھی واقف کار ہیں۔

اس لئے ضرورت کے مطابق چند نقصانات پر غور و خوض کریں کہ کیسی باتوں سے انسان کی طبیعت قرض لینے کی طرف رجوع و مائل کی جاتی اور قرض لینے کی عادت زور پکڑ جاتی ہے۔

اوّل۔ اُدھار لینے سے انسان قرض لینا سیکھتا ہے۔ اُدھار ایسی چیز ہے کہ جن چیزوں کی ہم کو ضرورت بھی نہیں ان کو ہم اُدھار ملنے کے سبب سے بلا ضرورت کے خرید لیتے ہیں مثلاً ہمارے گھر میں آٹا، چاول وغیرہ سب کچھ موجود ہے لیکن جب ہم بازار کو جاتے ہیں تو ہر ایک بنئے کی دوکان پر ہم کو کئی ایک عمدہ عمدہ چیزیں دکھائی دیتی ہیں جن کو دیکھ کر ہم کو خواہ مخواہ ان کے لینے کی خواہش پیدا ہوتی ہے کیونکہ عمدہ چیزیں دیکھنے میں بھی اچھی ہوتی ہیں اور بنئے لوگ بھی جو پیشہ کرتے ہیں وہ بھی صاحب آپ کا مال ہے کہہ کر مال دیتے ہیں کیا ہوتا ہے آپ تو بڑے صاحب ہیں کم از کم دو روپے کا تو لیجئے۔ اگر آپ کے پاس نقدی نہیں ہے تو آپ اُدھار لے جائیے کچھ فکر کی بات نہیں قیمت بعد میں آ جائے گی وہ دوکان آپ ہی کی ہے۔ آج آپ میرے کہنے سے ضرور لے لیں۔ کیونکہ بہت اچھا مال ہے۔ شاید آپ کو پھر ایسا کبھی دستیاب نہ ہو۔

بابو صاحب بنئے کے کہنے سے بڑے خوش ہوئے۔ اور بغیر سوچے سمجھے کہ مال لے لیا کہ کچھ پروا نہیں ایک روپیہ کا ہی تو لیا ہے۔

اب دیکھئے گھر میں سب کچھ موجود تھا مگر اُدھار لینے کے سبب بابو صاحب قرضدار بن گئے۔ پھر شاید روپیہ کی ضرورت ہو تو آپ

ہوئی اور بنئے کی دوکان پر بازار گرم ہی رہا اور مال خرید لیا۔ اور اس میں خوبی یہ دیکھئے کہ اُدھار لینے کے سبب سے ہماری بڑی ہی قدر بنئے کا قرض ہو گیا۔ دوسرے دن پھر پہلے کا قرض سر پر چڑھ گیا۔ اسی طرح قرض کا سلسلہ بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ قرضدار ہوتے جائیں تو ہر کوئی چاہئے کہ کبھی اُدھار نہ لیں کیونکہ اس سے قرضدار ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسی بات کی مزید تشریح کے لئے ہم ایک صاحب کا ذکر کرتے ہیں جو اپنی زندگی کے لئے نصیحت حاصل کریں۔ وہ ایک بڑے سیٹھ تھے ان کی تنخواہ کے آنے میں صرف ایک ہفتہ باقی تھا۔ اور ان کے گھر میں کھانے کا کل سامان ختم ہو گیا۔ مگر انہوں نے دو دن سے اُدھار لینا مناسب نہ سمجھا۔ مگر بچے کھا کے ایک وقت کا گزارہ کر لیا مگر قرض نہ لیا۔

پھر اُدھار کے لینے سے دو بڑے نقصان ہوتے ہیں۔ پہلا یہ کہ اول تو چیز کا نسبت نقد لینے کے اُدھار میں مہنگی ملتی ہے۔ دوم یہ کہ چیز خراب ملتی ہے۔ شاید آپ کو ایک دو دفعہ عمدہ چیز مل جائے لیکن بعد کو بالکل خراب ملتی ہے۔ اور اگر آپ نقد میں تو ایک دوکان پر اچھی چیز نہ ملے تو دوسری دوکان سے خرید سکتے ہیں۔ اور اگر اُدھار لیں گے تو آپ کو ہمیشہ ایک ہی دوکان سے لینا پڑے گا وہ بھی مہنگا ملے گا۔

دوم۔ زیادہ خرچ کرنے سے بھی قرض دار ہونے کا خوف ہے۔ مثلاً ہمارے پاس نقد صرف چار آنے کے پیسے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ روپیہ کا مال لیں۔ اس واسطے خرید نے میں وقت نہیں پڑتی پر جاکے قدرتی خلل معلوم ہوتی ہے۔

آج کل بعض دفعہ ایسی باتیں بھی دیکھی جاتی ہیں کہ جب لڑکی کا بیاہ ہوتا ہے تو اپنی حیثیت سے بہت زیادہ جہیز دیتے ہیں۔ چاہے وہ مقروض ہو کر ہی دینا پڑے۔ کیونکہ ہندوستان کے لوگوں کی ناک بڑی لمبی ہے۔ اگر وہ جہیز نہیں دیں تو ان کی ناک کٹ جانے کا خطرہ ہے۔ اس لئے جہیز وغیرہ نمائش کے واسطے قیمتی قیمتی کپڑے خرید لاتے ہیں اور شہر میں وہ صاحب بہادر بڑا نامی گرامی بڑی عزت کی بات کہی جاتی ہے۔ گو بعد میں عزت کی بجائے

ہوتی ہے۔

سوم۔ ہم اپنے آپ کو دوسروں کا مقروض بناتے ہیں۔ خواہ ہماری حیثیت اتنی نہیں کہ ہم گوشت کھائیں۔ مگر جب بوچر گوشت دیتا ہے۔ اور جہاں اس نے دو چار چکنی چپڑی باتیں کیں کہ آپ تو بڑے صاحب ہیں اور بابو صاحب ہیں آپ کو کیا گھاٹا ہے۔ لیجئے یہ بڑا تیار گوشت ہے حلوے کی مانند ہے آپ نے کبھی نہ کھایا ہوگا۔ اس کو کھا کر آپ کی طبیعت تر ہو جائیگی۔ اس کو کھا دام دیتا۔ بوچر نے ذرا اشارہ پایا۔ جلدی سے سیر بھر گوشت تول دیا۔ بابو صاحب کو کھاتے وقت تو مزہ معلوم ہوا لیکن قیمت دیتے وقت جان پر آفت آ بنی۔ جب مہینہ ختم ہوا تو ایک طرف سے دفتری حساب کی جھنجھل ہے۔ دانے لا رہے ہیں۔ اور دوسری طرف حضرت بوچر اپنا بل لئے موجود ہوئے۔ گر ادا کرنا تو غیر ممکن تھا سو دو سو گالیاں کھائیں اور عدالت تک جانا پڑا۔ اور اگر وہ نوکر ہوئے تو سب گھر کا مال و اسباب بیچ کر قرض وصول کر لیا۔

دیکھئے مقروض ہونے سے کیسی کیسی مصیبتیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ بیوی بچے ننگے اور خانہ بدوشی کی حالت میں در در مارے پھرتے ہیں۔

کسی بزرگ کا قول سچ ہے کہ قرضخواہ کی گالیاں کھانے سے دال کھانا بہتر ہے۔

ایک مقروض کا حال سنئے چند سال ہوئے کہ کنٹریکٹر کو منصوری پر تھا۔ کہ ایک عیسائی بھائی فضول خرچی کے سبب بنئے کا قرضدار ہو گیا۔ ایک دن وہ اپنے گھر میں پڑے آرام سے بیٹھا تھا۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ وہ بنیا باہر کھڑا ہے آپ کی تلاش میں ہے۔ جب بھائی نے وہی کلام سنا تو ہوش باختہ ہو گئے اور آپ فوراً ڈر کے مارے جلدی سے چارپائی کے نیچے گھس گئے۔ اور اپنے کو اس طرح چھپایا اور کہہ دیا کہ وہ یہاں نہیں ہیں۔

جس طرح سے اول حوا اور آدم نے پھل کھا کے خدا کی آواز سن کر اپنے کو درختوں میں چھپایا تھا۔ گویا مقروض کے لئے بنیا خدا بن گیا۔ تو دیکھئے قرض کیسی خراب اور ذلیل شے ہے۔

چہارم۔ اب ذرا کلام الٰہی کو دیکھئے کہ اس میں مقروض کی کیسی حالت بتائی گئی ہے۔ دیکھئے امثال ۲۲ باب ۷ آیت "مالدار مسکین پر حکمران ہوتا ہے۔ اور قرض لینے والا قرض دینے والے کا چاکر ہے۔"

پھر ۲ سلاطین ۴ باب ۱ آیت کو پڑھیں جس سے صاف معلوم ہوگا کہ جب نبیوں زادوں کی جورؤں میں سے ایک عورت نے الیشع کے پاس چلائی اور بولی کہ تیرا خادم خدا سے ڈرتا تھا سو اب اس کا قرض خواہ آیا کہ میرے دونوں بیٹوں کو غلام بنائے۔

جس طرح حاکم اپنے نوکروں کو تابع میں رکھتا ہے۔ اسی طرح قرضخواہ اپنے مقروض کو اپنے تابع کر سکتا ہے۔

اور اگر آپ قرضدار کی بڑی تصویر دیکھنا چاہتے ہو۔ تو مہربانی سے متی رسول کی انجیل کے ۱۸: ۲۱ سے ۳۵ آیت پڑھیں تو اور بھی زیادہ روشن ہو جائیگا۔ اور قرض سے طرح طرح کے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ خواہ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ فریب دینا۔ بے ایمانی کرنا۔ دوستوں کا حق مارنا۔ یہ سب عیب مقروض ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔ سو پولوس رسول کی ہدایت ہے کہ سوا آپس کی محبت کے کسی چیز کے قرضدار نہ ہو۔ رومیوں ۱۳ باب ۸ آیت۔

راقم

بابو لعل بیکر انچارج۔ رام پور۔
ضلع سہارنپور۔

نوٹس

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو مری باری آئی

معاصر نہایت نور افشاں مطبوعہ [illegible] سے ظاہر ہے کہ جو سوال مسٹر [illegible] صاحب نے کیا۔ اور جو کچھ جوابات مسٹر [illegible] صاحبان سے دئے گئے وہ ان کے مد نظر رکھیں۔ واضح مطلق نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے طبائع انسانی کو مختلف بنایا ہے۔ اور اسی لئے ہر مسئلے کی تفسیر میں ان کی رائیں ایک دوسرے سے مختلف ہوا کرتی ہیں۔ اب جو کچھ میرے خیال ناقص میں آیا ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ اور امید قوی قادر مطلق کی ذات سے رکھتا ہوں کہ شاید یہ سوال منتزع درمیان سے اٹھ جائے اور دونوں ایک مذہب کے اشخاص کا دل صاف ہو کر باعث روشنی ویسے تمام اہل دل ہو۔

پیدائش ۲: ۱۷ آیت میں مرقوم ہے۔ نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا۔ کیونکہ جس دن تو اس سے کھائیگا تو مریگا۔ اس سے صاف ظاہر و واضح ہے کہ جس وقت حضرت آدم مخلوق کئے گئے تو اس وقت کسی قسم کی موت سے شناختگی نہ تھی اور دیکھو آپ کو معلوم ہی کی گئیں۔ صرف زندگی کا دم جس سے کہ وہ جیتی جان ہوا۔ نیکی و بدی وغیرہ کی شناخت درخت ممنوعہ کے کھانے کے بعد ظہور میں آئی۔ دیکھو پیدائش ۳: ۲۲ آیت پس ایسی حالت میں جبکہ کسی شے کا وجود ہی نہیں تھا تو اس کی داد رسی کیسی۔ بس یہی چند فقرے میں جو عرض کر چکا ہوں امید ہے کہ دل لگتے ہی یکجا ہونگے۔

راقم۔ قمر

روایت ہے کہ ہمارے نہایت ہی افسوسناک خبر آئی ہے کہ مسٹر [illegible] ایجوکیشن سابق [illegible] گورنر پنجاب کا انتقال ہو گیا۔ ان کی عمر ۶۰ سال کی تھی۔

میرے باپ کے گھر کو تجارت کا گڑھ نہ بناؤ

گذشتہ سے پیوستہ

[illegible] کی سچائی کے آزاد نہ ہوگے [illegible] غیرت آپ کو [illegible] کہ وہ بھاگ جائیں یا اس حرکت سے باز آئیں۔

سیو کیم - نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی شادیاں

آجکل [illegible]

[illegible]

خیال ہے۔

[illegible]

[illegible] کی غیرت [illegible]

[illegible]

ضرورتیں

[illegible]

ضرورت

[illegible]

میاں بیوی کا ذہنی مناظرہ

گذشتہ سے پیوستہ

میاں:- سچ کہو تو کیا مطلب ہے؟ اور تم یہ [illegible] کی وجہ جیسائی سے مسی [illegible] ہیں ہوں۔ ہم دونوں ایک ہی وقت تامل ہوئے تھے۔

بیوی:- مسٹر مربی مجھے [illegible] دیکھئے [illegible] کی [illegible] روحی جیسی میری اور آپ کی [illegible] ترتیب [illegible] سے مسٹر میری [illegible] کی [illegible] معلوم ہو گیا [illegible] مجسم نام کا [illegible] جیسائی کا تھا۔ [illegible] کہتا ہوں سے تو کی سب کچھ چھوڑ دیا [illegible] سے [illegible] کشتی۔ اور اب وہ [illegible] بھی خوش قسمت آدمی ہے۔ [illegible] ایک [illegible] ہوں جو اس نے مسٹر مربی کے [illegible] میں [illegible] کی ہیں۔ آپ کو [illegible] سے خوش ہوں کہیں اب [illegible] کہیں [illegible] گیا ہوں [illegible] سچائی کا مقابلہ کرنا [illegible] اور جب مجھے آپ کی معلوم بھی ہو جائی [illegible] مجھے [illegible] دیتا ہیں [illegible] [illegible] نہیں [illegible] کہا جاتا تھا۔ [illegible] سب کے سب بچے سادے کپڑے پہنتے [illegible] مستمر [illegible] مطابقت [illegible] مجھے [illegible] کرنا [illegible] معلوم ہوتا تھا لیکن [illegible] باہمی تعاون کا جس نے مجھے [illegible] کرنے کی [illegible] سکتی [illegible] ہوں [illegible] خوش [illegible] کا گھر ہے [illegible] دوسری [illegible] ہوتے [illegible] آپس [illegible] اتفاق [illegible] گی [illegible] ایسی باتیں [illegible] کے [illegible] کرتے ہیں [illegible] بھی [illegible] نہیں کر سکتے۔ آپ کو یاد ہوگا [illegible] کے متعلق کوئی [illegible] تھا [illegible] کیسی [illegible] کیا [illegible] [illegible] بیچارہ [illegible] سے کچھ بھی [illegible] تھا۔ [illegible] نے [illegible] کیا ہے۔ [illegible] میری [illegible] اس [illegible] کرکے

مجھے امید ہے [illegible] بھی [illegible] بچ جائیگا۔ مجھے یقین ہے کہ [illegible] ہو گیا۔ آپ کو [illegible] بہت [illegible] کرنی ہوتی ہے۔ اس شخص کا [illegible] بھی سچائی کو [illegible] سمجھ [illegible] ہے۔ اس کو [illegible] ہو [illegible] تو [illegible] ضرور ہوگا لیکن [illegible] وہ آہستہ آہستہ معلوم کریگا۔

میری وجہ سے [illegible] ہوئی ہے [illegible] کا [illegible] اور میں [illegible] کی [illegible] کے [illegible] دیتا رہا۔

میاں:- ہوں۔ [illegible] معاف کرو گی۔ [illegible] مجھے ایک جگہ ضروری کام کو جانا ہے۔

بیوی:- [illegible] مجھے آپ [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible]

باقی دار [illegible]

اخبار پرکاش لاہور کا شی نمبر

[illegible] کے [illegible] معلوم ہوا ہے [illegible] کی [illegible] مستقل اخبار پرکاش [illegible] کا شی نمبر [illegible] [illegible] سے شائع ہوگا جس میں [illegible] [illegible] مضامین [illegible] [illegible] کے متعلق [illegible] مفید اور دلچسپ [illegible] سال ہی [illegible] [illegible] اور [illegible] مضامین [illegible] [illegible] جو [illegible] کے متعلق [illegible] [illegible] [illegible] سال [illegible] [illegible] تصویر [illegible] [illegible] [illegible] قیمت [illegible] ہوگی۔

آپ کا [illegible]

کرشن بی۔ اے ایڈیٹر پرکاش لاہور۔

مضامین

غلط فہمی

گذشتہ سے پیوستہ

جب [illegible] کا سلسلہ ختم [illegible] [illegible] کی [illegible] غلط فہمی [illegible] ہوئی۔ حقیقت یہ [illegible] نے اپنے نام کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] جب [illegible] اپنی بیوی کو [illegible] کا [illegible] ایسا [illegible] تھا [illegible] کا [illegible] دیکھ [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] نہیں۔ کیونکہ [illegible] یقین تھا [illegible] کی [illegible] کے نام [illegible] کسی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حقیقت [illegible] معافی مانگی اور [illegible] [illegible] جہاں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہو [illegible] [illegible] کرنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] ضرورت

ایک [illegible] ذیل [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سال [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔



شعر وسخن

راہ نجات

ساختہ مرلی دھر مظلوم مجگرانوی انگلش مڈل سکول لودیانہ

دنیا کے پوجنے سے یہاں گر جنت میں جانا ہے
تو جنت تو کسی بتخانے سے بہتر ہے
گر اس میں سیکڑوں علم سے ملی ہیں
ہوا ہوس جہاں کا جگر پر ہے
غیرت اس سے بھلا کیا ہو کہ کس کی ہو
گناہ گاروں کی خاطر جان ہی دی مسیح نے
کہ سب کا مرض اس کے سر کہا ہو
مسیح پر یقین لاتے ہیں وہ بچیں گے
جو دل سے نجات پاتے ہیں
نہیں وہ راہ کوئی پر سو لوگ چلتے ہیں
مسیح پہ جو یقین رکھتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں
صلیبی موت عیسیٰ کی ہمیں حاصل کرا دے
مقرر ہو اپنی سیاہی کے جو عاصی لوگ تھے
لکھا ہو صاف انجیل میں مسیح کا نام
مسیح کے قول کے پیچھے تو جانا ہر جانب
حیات جاوداں کی راہ ہو دل سے
یہ ہے خواب غفلت میں جو سوتے ہیں
بیان کی کا ہے رستہ کا بھی توشہ
اگر کسی کی کوشش ہو درست بس یہی
یہی ہمیں تو جو مسیح ہے نجات کی

گناہوں سے بچاؤ میں پیس یہیں
یہ روح اور دل سے بھولنا ہے
مگر شرم ایک وہ ہے ساتھ ہو
جو گرو ہم ہستی کا کیا سکا ہے
بھلا کس نے بہ کمال گناہ ہو کر اٹھایا
وہ افسوس پھر کس کی طرف سے منہ پھرا
جیسی حال ہمارا ہو سب کو جیسے
خدا کے روبرو اور کوئی ہم نے یہ جانا ہے
بتا کر بھلا مسیح کو کس نے پایا ہے
جو پیر مرشد کا سر کہیں کس نے جانا ہے
نجات ہم کو ملی جاتا ہے یہ
گناہوں سے بچانا ہے گر یہ پھر جانا
شفاعت کیجئے اگر مسیح نے خود دی ہے
صلیبی موت کے پیچھے ہی سب نے پایا
جنت دنیا کے بہتر نہیں کوئی
مسیح سے سچا کیجئے وہ خدائی پر وہ دانا
یہ دنیا سر بسر ہلاک عدم کو تو نے جانا ہے
دیکھا نہ فرشتہ وار نے کچھ کام آتا ہے
ملیں اس کے سینے کو نہیں کچھ گرانا ہے
نظارہ ہے عیسیٰ جان کا کہنا ہے

کثرت سے جو مانتے ہیں مسلسل ہری ورش ساتھ مظلوم
بنا دیوان جاوداں قلم کا بس اٹھا ہے۔

انتخاب الاخبار

مسلمانوں کا قتل عام

قسطنطنیہ سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کو پڑھ کر نہایت ہی افسوس ہوتا ہے۔ کہ مختلف مقامات کی سرحدوں پر قریبا ۳۰ ہزار مسلمان قتل ہو چکے ہیں۔ اور ترکی نے دول کو اس مضمون کی ایک چٹھی بھی روانہ کی ہے کہ اس قسم کا قتل عام نہایت ہی ناشائستہ حرکت ہے۔ مہذب دنیا کو اس قسم کی گذشتہ دنوں پر سرکشوں اور وحشیوں سے ہرگز ہمدردی نہ ہو گی۔ اگر ملک نجات بالکل نے قتل عام کرنا روکا تو وہ بہت بڑی ذمہ داری میں مبتلا ہو گا۔

غیر مسلح اشخاص کو بے بسی کی حالت میں قتل کرنا ایک ایسی ناشائستہ حرکت ہے جو زمانہ متوسط کے وحشیانہ جوش کے شایان شان تھی لیکن اس زمانہ میں اس قسم کی حرکات کا وقوع میں آنا کسی طرح انسان کے دل پر ضرور نفرت اور غصہ پیدا کرنے والا ہے اور بہت جلد اس کا سد باب ہونا چاہئے۔ (ہندوستانی)

بلقان میں جنگ کا ابر چھایا جاتا ہے۔

۵۔ اکتوبر۔ لندن کل شب کو پیرس میں ایک بیان جو لوگوں کا دیا ہوا معلوم ہوتا ہے شائع ہوا جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یورپین دول کی ترکی کے بچانے میں وقت گذر چکی ہے۔ اس بیان میں اطمینان اور الفاظ استعمال کئے گئے ہیں کہ سلطنتیں اس بات پر راضی ہیں کہ بلقان میں چھوٹی ریاستوں کی امن سلطنت میں وقت سے فیصلہ کرا دیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ ابھی تک آسٹریا نے یہ اطلاع نہیں دیا ہے کہ وہ تجویز مذکور کی پابندی کرے گا اور یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ لندن اور برلن کی کابینہ نہایت ہی سرعت کی کوشش کرتے ہیں کہ آسٹریا اور روس کے باہمی اختلاف کو دور کر دیں اور اہل بلقان کی کارروائی فوراً بھی فوج اور ان کے اضطراب اور بے چینی کی حالتیں نہایت شدید ہو گئی ہیں۔

اس اثنا میں جو خبریں ترکی کے ذریعہ سے اس کے اور ... کے مابین حقیقت سے صلح ہونے کے متعلق وصول ہوئیں ان کی صحت سے رد عام میں بہت انکار ہو رہا ہے۔ بعض نامہ نگاروں اور اخباروں نے بیان کیا ہے کہ اٹلی نے ... اس امر کے کہ ترکی کی ہر بابت دخل کی ... کر آیا ایک شرائط تاریخ قرار دی ہے کہ اس تاریخ تک یہ دونوں ترکی اور اٹلی کی شرائط کو قبول ہی کرنے یا ان سے انکار کرے۔ ادھر سے جو صلح کے ڈیلیگیٹ یعنی سعید پاشا، ... اور رشید پاشا شرکا کی روانہ ہوئے ہیں۔ اس سے یقین کیا جاتا ہے کہ صلح ضرور ہو جائے گی۔

ریاستہائے بلقان کے بارے میں شہنشاہ فرانسس جوزف کی نسبت بیان ہوا ہے کہ انہوں نے روزمرہ کے ساتھ کل حالات دریافت کرتے رہے۔ یہ امید ظاہر کرتے ہیں کہ صلح ممکن ہے کیونکہ رضا قی گروہوں کے لوگ بعض اوقات کارروائی سرحد کی کارروائیاں کرتے گئے ہیں۔ لیکن قسطنطنیہ کی ایک تاربرقی پیرس میں وصول ہوئی ہے۔ اس میں بیان ہے کہ جتھیہ کی فوج کی ایک جماعت نے کرسٹر کے شمال میں ترکی پر حملہ کیا ہے۔ گورنمنٹ ترکی نے اپنی فوج جزیرہ ساموس سے واپس طلب کر لی ہے۔

ریاستہائے بلقان کی تمام دارالسلطنتوں سے اسی مضمون کی خبریں آ رہی ہیں کہ وہاں کی فوج سرحدات کی جانب روانہ ہونے کے موقع پر بڑی جوش و خروش کی منظر دکھائی دیتی ہے۔ ویانا پیرس اور دوسرے مقامات سے جو خبریں آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مشرقی کارروائیوں میں ترقیں واقع ہیں۔ اور ضمانت مقاصد پیش کئے جاتے اور طرح طرح شبہات ظاہر کئے جاتے ہیں جیسے برلن کی تاربرقیوں میں بیان ہے کہ برطانیہ ترکی کے خیال سے ان سلطنتوں میں یگی اختیار کئے ہوئے ہے جو قسطنطنیہ میں مجموعی حیثیت سے کارروائی کرتے ہیں۔ (ر)

ترکی کے ساتھ بلقان کی کشتی

پچھلے ہفتہ سے نادر خبریں چلی آ رہی ہیں کہ کوہستانی جنگجو کی چار متحدہ ریاستوں یعنی سربیہ، یونان اور مانٹینیگرو نے ترکی پر یورش کرنے کی ٹھان لی ہے۔ اور کریٹ نے بھی یونان کا ساتھ دینے کا دم بھرا ہے۔ مذکورہ چاروں ریاستیں جو کبھی ترکی کا مفتوحہ علاقہ تھیں آج خود مختار ہیں اور مقدونیہ کو ترکی سے بالکل آزاد کرانا چاہتی ہیں۔ ترکی ضروری اصلاحات دینے اور مراعات کرنے پر آمادہ ہے۔ لیکن ان کا منشا ہے کہ ترکی بالکل ہی بے دست و پا ہو جائے۔ چنانچہ چاروں نے مل کر ترکی کو جنگ کرنے کا دھمکایا ہے لیکن ابھی تک سوائے اس کے کہ دونوں طرف اپنے جوش میں آ رہے ہیں سرحد پر ترکی کی طرف سے انکار بتائی جا رہی ہے کسی باضابطہ جنگی کارروائی کا سلسلہ شروع نہیں ہوا البتہ سرحد بعض مقامات میں معمولی ہنگامے ہو چکے ہیں۔ کیونکہ جنگ کی ابتدائی تیاریاں دونوں فریقوں کی طرف سے ہو رہی ہیں۔ قسطنطنیہ کی ایک تازہ غیر سرکاری خبر کی رو سے بالعموم یورپی ولایتوں میں ان اصلاحوں کے جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ جو قانون ولایت خشتہ میں موجود ہیں۔ یہ قانون جو اب تک التوا میں پڑا تھا۔ دول یورپ کا پسندیدہ ہے۔ انگریزی اخبارات رائے دے رہے ہیں کہ یہ قانون نافذ کر دیا گیا تو مطلع ضرور صاف ہو جائیگا۔ بعد کی خبر ہے کہ جنگ شروع ہو گئی ہے۔ جس کی کیفیت ناظرین تار خبروں میں دیکھ سکتے ہیں۔

(ریفیہبیل گزٹ)

مسلمانوں کی نماز سے ناواقفیت

بہت تھوڑے مسلمان ہونگے جو نماز روزہ کے مسائل سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اور وہ بھی صرف ظاہری طور پر نماز روزہ ادا کرتے ہیں۔ عربی سے ناواقف اصحاب کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ عیدین کے موقعہ پر تو مسلمانوں کے نماز سے ناواقف ہونے کی قلعی خوب کھلتی ہے۔ پچیس فیصدی آدمی تکبیروں سے واقف ہوتے اور انہیں بیچ ہی کر تھم جاتے خصوصاً ان لوگوں کی ناواقفی عیاں ہوتی ہے۔ جو انگریزی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں اور صرف عید ہی کو انہیں نماز پڑھنے کا موقعہ ملتا ہے۔ امسال دہلی میں عید گزشتہ کی نماز میں جو ابتری ہوئی۔ اس کی نسبت وہاں کے اخبار نے یہ کیفیت لکھی ہے کہ امام صاحب پر کچھ ایسی وحشت طاری ہو گئی کہ تین رکوع اور دو تکبیروں کی نوبت ہو گئی۔ نمازیوں کا یہ حال تھا کہ پچاس رکوع میں تھے تو پچاس قیام میں ہزار سو کے سجدہ میں تھے تو دو ہزار سلام پھیر کر عید مل رہے تھے۔ افسوس کہ اس بے ترتیبی پر نماز دوبارہ نہیں پڑھی گئی۔

پچھلے دنوں پیر صاحب بغدادی جب لاہور میں آئے تھے تو عید کے دن ان کے پیچھے نماز پڑھنے کے لئے لوگوں کا اس قدر ہجوم ہو گیا کہ جو عیدین کے موقعہ سے بھی بڑا ہوا تھا۔ چونکہ لوگ پیر صاحب کی عقیدت میں مدہوش تھے اور اپنے جوش سے بے خود ہو رہے تھے۔ اس لئے نہ تو کسی کو خطبہ پڑھنے کا پتہ لگا۔ اور نہ نماز پڑھنے کا نہ پہلی رکعت معلوم ہوئی۔ نہ دوسری۔ کوئی رکوع پر رکوع اور کوئی سجدہ پر سجدہ کر رہا تھا۔ غرضیکہ نہایت ناگفتہ بہ حالت ہوئی تھی۔ مگر امسال دہلی میں عید کی نماز میں ایسی غفلت جو ہوئی مسلمانوں کے لئے نہایت ندامت انگیز امر ہے۔ افسوس ہے کہ بڑے بڑے لکچروں اور طول طویل مضمونوں پر تو بے حد توجہ کی جاتی ہے۔ اور ان کے لئے بڑے بڑے انتظام کئے جاتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کو نماز روزہ کے مسائل سے واقف کرنے کی طرف چنداں خیال نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ مسلمانوں کا پہلا فرض نماز روزہ سے اچھی طرح واقف ہونا ہے۔ (ر)

نورافشان:- نماز عربی زبان میں ہوتی ہے۔ اگر ہندوستانی زبان میں ہو تو ایسا نہ ہو۔ کیونکہ عربی کے سمجھنے والے صرف دو فیصدی لوگ ہونگے۔ تو پھر آئی تو کیسے فقیر ہوئے۔

اطلاع

سنٹرل پنجاب کے ممبروں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ شش ماہی جلسہ نومبر ۱۹۱۲ء بروز بدھ کرسچن ... اے پی مشن گوجرانوالہ میں بوقت قرار داد کے منعقد ہوگا۔

المشتہر:- پادری اے بی گوپالد صاحب ...

ضرورت

ایک تجربہ کار نوجوان مسیحی استاد کی ضلع ... میں ایک نیا مڈل سکول کھولنے کے لئے ضرورت ہے۔ ذات پات کے ... مفصل حالات دریافت کرنے کے لئے سپرنٹنڈنٹ امریکن پریسبٹیرین مشن ضلع ... کو لکھنا چاہئے۔

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جیس آر صاحب حصہ اول ۶؍
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب ۔۴؍ ؍
طالبان حق	کپتن فیبر صاحب ڈی۔ڈی۔ ۹؍

سوال و جواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲ پائی
رومن اردو		۲ پائی
گورمکھی		۲ پائی
بچوں کی پرورش		۱؍
تواریخ بائبل		۱۲؍
حیات مسیح		۱۲؍
مسیح کا نمونہ		۸؍
سبد غزلیں اردو		۱؍
گورمکھی		۱؍

۱۔ اسلام میں مسیح ۱؍	۴۔ وشنو کے دس اوتار ۲؍
۲۔ ینابیع القرآن ۳	۵۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۱؍
۳۔ بائبل یا قرآن ۱؍	۶۔ تناسخ کا کھنڈن ۲؍

۷۔ سیر ہند معہ تصویرات اردو ۸؍

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱۔ رامپال سنگھ رومن اُردو ۸؍

۲۔ تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳؍ ۲؍

۳۔ دولت لازوال اُردو ۳؍ ۵؍

رومن اُردو ۶؍

۴۔ عزت بے مثال اُردو ۳؍

رومن اردو ۸؍

۵۔ اصلاح اخلاق ۴؍

۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ۱؍

۷۔ شادی کی بابت خیالات ۱؍

۸۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی

۹۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی

۱۰۔ رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴؍

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب تریبر کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۵۸ء میں چھپی تھی۔ پادری ای۔ایم ویری صاحب ڈی۔ڈی نے جس وقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے۔ تیار کی تھی یہہ ریوائزڈ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی۔ اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں۔ یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہے۔ بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے۔ قیمت فی جلد ۱۲؍

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی و فارسی اردو میں ریشمی چکنے کاغذ پر چھپتا ہے اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔ نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای۔ایم ویری ڈی۔ڈی۔ آنریری سکرٹیری سی۔ایل۔ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ایل۔ایس بذریعہ وی۔پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام داؤدی برادرز چھپا